آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیق باپ

رسول کریمؐ کی بعثت جاہلیت کے اس دور میں ہوئی جب ہر قسم کے انسانی حقوق پامال کیئے جا رہے تھے۔ اولاد اور بچوں کے حقوق کا بھی یہ حال تھا۔ اگر کچھ بچے افلاس کی وجہ سے پیدائش سے قبل ہی قتل کر دیئے جاتے تھے۔ تو بعض قبائل میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔ رسول کریمؐ نے آکر اولاد کے عزت کے ساتھ زندہ رہنے کا حق قائم کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ " اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو۔ اور ان کی عمدہ تربیت کرو۔ " (ابن ماجہ [1])

اسی طرح فرمایا کہ والد کا اولاد کے لئے حسن تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔

پھر رسول کریمؐ نے حسنِ تربیت کے لئے یہ پرُحکمت تعلیم فرمائی کہ پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان اور تکبیر کہی جائے۔ اس ارشاد کے ذریعہ دراصل آپؐ نے یہ پیغام دیا ہے کہ آغاز سے ہی بچوں کے کان میں اللہ رسول کی باتیں پڑنی چاہئیں اور آغاز سے ہی تربیت کا سلسلہ شروع کر دینا چاہیئے۔ پھر آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کیلئے کہا کرو۔ اس

وعظ ونصیحت کے لئے تین سال کا عرصہ دیا اور فرمایا کہ اگر دس سال کی عمر میں بچّے نماز نہ پڑھیں تو سزا بھی دے سکتے ہو۔(ابوداؤد)[2]

رسول کریمؐ کا اپنا نمونہ یہ تھا کبھی تربیت کی خاطر بچوں کو سزا نہیں دی۔ بلکہ محبت اور دعا کے ذریعہ ہی ان کی تربیت کی۔ ہمیشہ اولاد بلکہ زیر تربیت بچوں کے لئے بھی دعا کرتے تھے کہ ''اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''(بخاری)[3]

قرآنی ہدایت کے مطابق اولاد کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی دعا بھی کرتے تھے اور دلی محبت کے جوش سے ان کی تربیت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آپؐ اپنے بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے کہا آپ بچوں کو چوُمتے بھی ہیں۔میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما۔آپؐ نے فرمایا اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہو تو میں کیا کرسکتا ہوں۔(بخاری)[4]

ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو کوئی قیمتی تحفہ دیا اور اپنی بیوی کی خواہش پر رسول کریمؐ کو اس پر گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوا۔آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا سب بچوں کو ایسا ہی ھبہ کیا ہے۔انہوں نے نفی میں جواب دیا۔آپؐ نے فرمایا پھر ظلم کی اس بات پر میں گواہ نہیں بن سکتا۔(بخاری)[5] یوں آپؐ نے عدل فی الاولاد کا سبق دیا۔

اور تربیت اولاد کے لئے اپنا بہترین نمونہ پیش فرمایا۔ اولاد سے حسن سلوک کے کچھ واقعات بطور نمونہ پیش ہیں۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز کے انتظار میں تھے، بلالؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں نماز کی اطلاع کی۔ آپؐ تشریف لائے، آپؐ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپ کے کاندھے پر تھی۔ رسول اللہؐ اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے کھڑے تھے اور وہ بچی حضورؐ کے کندھے پر ہی تھی۔

حضورؐ کے تکبیر کہنے کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔ رکوع میں جاتے وقت حضورؐ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا۔ رکوع اور سجدہ سے فارغ ہوکر دوبارہ اٹھا کر اسے کندھے پر بٹھا لیا۔ نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ (ابوداؤد)[6]

رسول کریمؐ کی زندہ رہنے والی اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے چار بیٹیاں تھیں۔ جو بالترتیب حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ ہیں۔ حضرت خدیجہؓ سے بیٹے بھی ہوئے جن کے نام قاسمؓ۔ طاہرؓ طیبؓ، عبداللہؓ مشہور ہیں۔ صاحبزادہ قاسمؓ کی نسبت سے آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیمؓ ہوئے جو 9ھ میں 16 ماہ کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے تمام اولاد سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ ان کی پرورش اور اعلیٰ تربیت کے حق ادا کئے۔ یہی وجہ تھی

کہ حضرت زینبؓ نے اپنی والدہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔(ابن سعد)[7]

صاحبزادی زینب سے حسن سلوک

حضرت زینبؓ کی شادی مکہ ہی میں حضورؐ کے دعوے سے قبل حضرت خدیجہؓ کی تجویز پر ان کے بھانجے ابوالعاص ابن ربیع سے ہوگئی تھی۔ اس لئے حضرت زینبؓ مدینہ ہجرت نہ کرسکیں۔ غزوۂ بدر میں حضرت زینبؓ کے شوہر ابوالعاص کفار مکہ کی طرف سے شامل ہوکر قید ہوئے تو حضرت زینبؓ نے حضرت خدیجہؓ کی طرف سے اپنی شادی پر تحفے میں ملنے والا ہار، ان کے فدیہ کے طور پر بھجوایا جسے دیکھ کر نبی کریمؐ کا دل بھر آیا اور آپؐ کی خواہش پر ابوالعاص کو فدیہ لئے بغیر قید سے آزاد کر دیا گیا اس معاہدہ کے ساتھ کہ وہ حضرت زینبؓ کو جو مسلمان تھیں مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دیں گے۔(ابوداؤد)[8]

آنحضرتؐ کی اس شفقت اور حکمت عملی کا نتیجہ تھا کہ ابوالعاص نے یہ وعدہ خوب نبھایا اور مکے جاکر حضرت زینبؓ کو مدینے جانے کی اجازت دے دی کفار مکہ کو پتہ چلا تو انہوں نے تعاقب کیا۔ایک مشرک ھبار بن اسود نے حضرت زینبؓ کی اونٹنی پر حملہ آور ہوکر انہیں اونٹ سے گرادیا جس سے انکا حمل ساقط ہوگیا۔(بخاری)[9]

ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریمؐ نے صاحبزادی ام کلثومؓ کو مدینے

بلوانے کے لئے حضرت زید بن حارثہؓ اور ابو رافعؓ کو دو اونٹ اور پانچ صد درہم دے کر مکے بھجوایا جو حضورؐ کی صاحبزادیوں کو آپؐ کے پاس مدینہ لے آئیں۔(ابن سعد) 10

رسول اللہؐ اپنی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد کمزوری اور مظلومیت کے عالم میں رہنے پر بے چین تھے۔وعدہ کے مطابق اُن کے شوہر ابوالعاص کی انہیں مدینہ بھجوانے کی کوشش ناکام ہو چکی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے مزید تکلیف دہ انتظار کی بجائے حضرت زیدؓ اپنی ایک خاص انگوٹھی نشانی کے طور پر دے کر مکے بھجوایا کہ کسی طرح حضرت زینبؓ کو مدینے لے آئیں۔حضرت زیدؓ نے حضرت زینبؓ اور ابوالعاص کے چرواہے کے ذریعے وہ انگوٹھی حضرت زینبؓ تک پہنچا دی اسی رات حضرت زینبؓ حضرت زیدؓ کی معیت میں اونٹ پر سوار ہو کر مدینے آئیں۔ان کے مدینے پہنچنے پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری اس بیٹی نے میری وجہ سے بہت دکھ اٹھائے ہیں یہ باقی بیٹیوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔(بخاری) 11

حضرت رقیہؓ نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی۔ جب کچھ عرصہ ان کی کوئی خبر نہ آئی تو رسول کریمؐ حبشہ سے آنے والے لوگوں سے فکر مندی کے ساتھ اپنی صاحبزادی اور داماد کا حال دریافت فرماتے تھے۔ایک قریشی عورت نے آکر بتایا کہ اُس نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضرت رقیہؓ کو خچر پر سوار جاتے دیکھا تھا۔رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اللہ ان دونوں کا حامی

وناصر ہو۔ (ابن اثیر) [12]

نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے داماد ابوالعاص کے حسن سلوک کی تعریف فرماتے تھے کہ اس نے وعدہ کے مطابق میری بیٹی کو میرے پاس مدینے بھجوادیا۔ (بخاری) [13]

اسی زمانے میں ایک دفعہ جب شام سے واپسی پر ابوالعاص کے تجارتی قافلہ پر مسلمانوں کے دستے نے حملہ کر کے ان کے مال پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے مدینے آکر حضرت زینبؓ سے پناہ چاہی۔ ہر چند کہ ابوالعاص کے حالت شرک پر قائم رہنے کی وجہ سے حضرت زینبؓ سے جدائی ہو چکی تھی لیکن ان کے احسانات کے عوض انسانی ہمدردی کے طور پر حضرت زینبؓ نے ان کی امان کا اعلان کر دیا۔ رسول کریمؐ نے (جنہوں نے کبھی کسی مسلمان عورت کی امان رد نہیں فرمائی) حضرت زینبؓ کی امان نہ صرف قبول فرمائی بلکہ ابوالعاص کا سارا مال بھی انہیں واپس کر دیا۔ اس احسان کا یہ نتیجہ یہ ہوا کہ ابوالعاص نے مکہ جا کر قریش کی امانتیں واپس کیں اور مسلمان ہونے کا اعلان کر کے مدینے آگئے۔ (ابن ھشام) [14]

نبی کریمؐ نے ابوالعاص بن ربیع کے اسلام قبول کرنے پر حضرت زینبؓ کو چھ سال بعد سابقہ نکاح پر ہی اُن کے عقد میں دے دیا۔ (ابوداوٗد) [15]

حضرت رقیہ سے حسن سلوک

دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح نبی کریمؐ نے اپنے بہت عزیز

صحابی حضرت عثمان بن عفانؓ سے فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ عثمانؓ کا خاص خیال رکھنا وہ اپنے اخلاق میں دیگر اصحاب کی نسبت زیادہ میرے مشابہ ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضورؐ صاحبزادی رقیہؓ کے ہاں گئے تو وہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔(کنز)[16]

غزوہ بدر کے موقعہ پر رقیہؓ بیمار ہو گئیں اور نبی کریمؐ نے حضرت عثمانؓ کو اپنی صاحبزادی کی تیمارداری کے لئے مدینہ رہنے کی ہدایت فرمائی اور بدر میں فتح کے بعد مال غنیمت سے اُن کا حصہ بھی نکالا۔(بخاری)[17]

نبی کریمؐ کی ایک لونڈی ام عیاش تھی۔ جو حضور کو وضو وغیرہ کرواتی تھیں۔حضورؐ نے بطور خادمہ یہ لونڈی حضرت رقیہؓ کی شادی کے وقت گھریلو کام کاج میں اُن کی مدد کے لئے ساتھ بھجوائی تھی۔(ابن ماجہ)[18]

صاحبزادی رقیہؓ کی وفات کے بعد رسول اللہؐ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ بھی حضرت عثمانؓ سے بیاہ دی اس موقع پر آپؐ نے اپنی خادمہ اُمّ ایمنؓ سے فرمایا کہ میری بیٹی کو تیار کرو اور اسے دلہن بنا کر عثمانؓ کے پاس لے جاؤ۔ اور اس کے آگے دف بجاتی جانا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی کریمؐ تیسرے دن اُم کلثومؓ کے پاس آئے اور استفسار فرمایا کہ آپؐ نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ عرض کی بہترین شوہر۔ نبی کریمؐ نے فرمایا! امر واقعہ یہ ہے کہ تمہارے شوہر لوگوں میں سے سب سے زیادہ تمہارے جد امجد ابراہیمؑ اور تمہارے باپ محمدؐ سے مماثلت رکھتے ہیں۔

رسول کریمؐ کی دوسری بیٹی حضرت رقیہؓ کی وفات 2ھ میں ہوئی۔حضورؐ کو ان کی وفات کا بہت صدمہ تھا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت رقیہؓ کے جنازے میں رسول کریمؐ ان کی قبر کے پاس بیٹھے آنسو بہا رہے تھے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی بعد المیت هکا ء اهله)

رسول کریمؐ اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو لے کر حضرت رقیہؓ کی قبر پر آئے تو فاطمہؓ قبر کے پاس رسول کریمؐ کے پہلو میں بیٹھ کر رونے گیں ۔رسول اللہؐ دلاسا دیتے ہوئے اپنے دامن سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔(بیہقی) 19

حضرت زینبؓ کی وفات 8ھ میں ہوئی۔نبی کریمؐ نے ان کے غسل اور تجہیز و تکفین کے لئے خود ہدایت فرمائیں ۔حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضورؐ تشریف لائے اور ہمیں فرمایا کہ زینبؓ کو تین یا پانچ مرتبہ بیری کے پتے والے پانی سے غسل دو۔اگر تم ضروری سمجھو تو پانچ سے بھی زیادہ مرتبہ نہلا سکتی ہو۔آخر پر کافور بھی استعمال کرنا۔جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔وہ کہتی ہیں جب ہم فارغ ہوئے تو حضورؐ کو اطلاع دی ۔حضورؐ نے اپنا تہہ بند ہمیں دیا اور فرمایا کہ یہ چادر اُن کو بطور زیر جامہ پہناؤ۔ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنانا۔(بخاری) 20

نیز فرمایا کہ اسے دائیں پہلو سے اور وضو کی جگہوں ے غسل شروع کرنا۔(بخاری) 21

حضرت زینبؓ کی وفات پر حضورؐ ان کی قبر میں اترے آپؐ غم زدہ تھے۔ جب حضورؐ قبر سے باہر نکلے تو غم کا بوجھ کچھ ہلکا تھا۔فرمایا میں نے زینبؓ کی کمزوری کو یاد کر کے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی قبر کی تنگی اور غم کو ہلکا کردے، تو اللہ نے میری دعا قبول کر لی اور اس کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔

حضرت زینبؓ کی تدفین کے موقع پر آنحضور ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا! ہمارے آگے بھیجے ہوئے بہترین انسان عثمان بن مظعونؓ کے ساتھ جنت میں جا کر اکٹھے ہو جاؤ۔ یہ سن کر عورتیں رو پڑیں، حضرت عمرؓ انہیں روکنے لگے۔حضورؐ نے فرمایا رونا منع نہیں مگر شیطانی آوازیں نکالنے یعنی بین کرنے سے بچو۔ پھر آپؐ نے فرمایا ''وہ دکھ جو آنکھ اور دل سے ظاہر ہو وہ اللہ کی طرف سے ایک پیدا شدہ جذبہ ہے اور رحمت اور طبعی محبت کا نتیجہ ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ظاہر ہو وہ شیطانی فعل ہے۔'' (احمد) 22

حضرت ام کلثوم سے شفقت

حضرت ام کلثومؓ 9ھ میں فوت ہوئیں حضورؐ نے ان کا جنازہ خود پڑھایا اور قبر کے کنارے تشریف فرما ہو کر اپنی موجودگی میں تدفین کروائی۔ رسول کریمؐ نے اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کی وفات پر تجہیز و تکفین کا انتظام اپنی نگرانی میں کروایا۔

حضرت لیلیٰ الثقفیہ روایت کرتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی

جنہوں نے حضرت ام کلثومؓ کو ان کی وفات پر غسل دیا۔ رسول کریمؐ نے تہ بند کے لئے کپڑا دیا پھر قمیص، اوڑھنی اور اوپر کا کپڑا۔اس کے بعد ان کو ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا۔ وہ بتاتی تھیں کہ غسل کے وقت رسول کریمؐ دروازے کے پاس کھڑے تھے۔حضورؐ کے پاس سارے کپڑے تھے اور آپؐ باری باری ہمیں پکڑا رہے تھے۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریمؐ کی بیٹی ام کلثومؓ قبر میں رکھی گئی تو رسولؐ خدا نے یہ آیت تلاوت کی مِنۡهَا خَلَقۡنَاكُمۡ وَفِيهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی (سورۃ طٰہٰ: 56)

یعنی اس سے ہی ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں تمہیں دوبارہ لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری دفعہ نکالیں گے۔

پھر جب آپؓ کی لحد تیار ہوگئی تو نبی کریمؐ قبر بنانے والوں کو مٹی کے ڈھیلے اٹھا کر دیتے تھے اور فرماتے تھے ان سے اینٹوں کی درمیانی درزیں بند کرو پھر فرمانے لگے کہ مردے کے لئے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت تو نہیں لیکن اس سے زندہ لوگوں کے دل کو ایک اطمینان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔(احمد) 23

حضرت فاطمہ سے محبت وشفقت

نبی کریمؐ اپنی صاحبزادی فاطمہ الزہراءؓ سے بھی شفقت کا سلوک فرماتے

تھے۔ نبی کریمؐ کی محبت بھری تربیت کا اثر تھا کہ حضرت فاطمہؓ میں بھی وہی رنگ جھلکتا نظر آتا تھا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، طور اطوار اور گفتگو میں حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر آنحضرتؐ کے مشابہہ کوئی نہیں دیکھا۔ فاطمہؓ جب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے تھے محبت سے انکا ہاتھ تھام لیتے تھے اور اسے بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے اور جب آنحضورؐ حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی احترام میں کھڑی ہو جاتیں آپ کا ہاتھ تھام کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے ساتھ حضورؐ کو بٹھاتیں۔ (ابوداؤد) [24]

نبی کریمؐ فرماتے تھے کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غلام آئے۔ حضرت فاطمہؓ گھر کی ضرورت کے لئے خادم مانگنے آئیں نبی کریمؐ گھر پر نہیں تھے۔ جب تشریف لائے اور انہیں پتہ چلا کہ فاطمہؓ آئی تھیں تو سردی کے موسم میں اسی وقت حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم بستر میں جا چکے تھے۔ حضورؐ میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ آپؐ فرمانے لگے خادم تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو

چکے ہیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کہ تم نے جو خادم کا مطالبہ کیا تھا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم لوگ جب سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ الحمدللہ کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے۔ (بخاری) 25

اولاد سے حقیقی پیار انکی اعلیٰ تربیت ہے

نبی کریمؐ کو اپنی اولاد کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ تہجد کے وقت حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو سوتے پایا تو جگا کر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھتے ہو۔ حضرت علیؓ نے نیند کے غالب آنے کا عذر کیا تو آنحضورؐ تعجب کرتے ہوئے واپس تشریف لائے اور سورۃ کہف کی وہ آیت پڑھی جس کا مطلب ہے کہ انسان بہت بحث کرنے والا ہے۔ (بخاری) 26

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ چھ ماہ تک باقاعدہ حضرت فاطمہؓ کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں صبح نماز کے لئے جگاتے اور فرماتے تھے کہ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تمہیں مکمل طور پر پاک وصاف کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ (حضورؐ کی بیماری میں) آئیں نبی کریمؐ نے فاطمہؓ کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں طرف یا شاید بائیں طرف بٹھایا۔ حضرت فاطمہؓ کو بھی رسول کریمؐ سے بہت محبت تھی۔ رسول اللہؐ کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کی زبان سے جو جذباتی فقرے نکلے، ان سے بھی آپؐ کی

گہری محبت کا اظہار ہوتا ہے، آپؐ نے حضرت انسؓ سے کہا کہ وائے افسوس میرے اباؐ! ہم آپ کی موت کا افسوس کس سے کریں؟ کیا جبریلؑ سے؟ وائے افسوس! ہمارے اباؐ! آپؐ اپنے رب کے کتنے قریب تھے! ہائے افسوس! ہمارے اباؐ کہ ہمیں داغ جدائی دیکر جنہوں نے جنت الفردوس میں گھر بنا لیا۔ ہائے افسوس! میرے ابا! جنہوں نے اپنے رب کے بلانے پر لبیک کہا۔اوراس کے حضور حاضر ہو گئے۔(ابن ماجہ) 27

بیٹیوں کی اولاد سے شفقت

حضرت زینبؓ کے بچوں سے بھی حضورؐ کو بہت محبت تھی۔ حضرت زینبؓ کے ایک بیٹے کم سنی میں وفات پا گئے ان کی حالت نزع کے وقت حضرت زینبؓ نے حضورؐ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ آپؐ تشریف لے آئیں۔ نبی کریمؐ نے ہر قسم کے مشرکانہ خیال سے بچنے کے لئے یہ پیغام بھیجا کہ زینبؓ کو میرا سلام پہنچادو اور کہو جو کچھ اللہ لے لے وہ بھی اسی کا ہے اور جو وہ عطا کرے اس کا بھی وہی مالک ہے اور ہر شخص کے لئے اللہ کے پاس ایک میعاد مقرر ہے اس لئے صبر کرو اور اپنے خیالات خدا کی خاطر پاک کر لو۔(بخاری) 28

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز کے انتظار میں تھے۔ بلالؓ نے رسول اللہؐ کو نماز کی اطلاع کی آپؐ تشریف لائے۔آپؐ کی نواسی امامہ بنت

ابی العاص آپؐ کے کاندھے پر تھی۔رسول اللہؐ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے کھڑے تھے اور وہ بچی حضورؐ کے کندھے پر ہی تھے۔

حضورؐ کی تکبیر کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔رکوع میں جاتے وقت حضورؐ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر پھر اسے اُٹھا کر کندھے پر بٹھالیا۔نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا۔یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔(ابوداؤد) 29

ایک دفعہ نجاشی شاہِ حبشہ کی طرف سے کچھ زیورات بطور تحفہ آئے، ان میں ایک انگوٹھی تھی جس کا نگینہ ملک حبشہ کا تھا۔آپؐ نے عدم دلچسپی ظاہر فرماتے ہوئے اسے لکڑی یا انگلی سے پرے کیا۔پھر امامہؓ کو بلایا اور فرمایا ''بیٹی! یہ تم پہن لو۔'' (ابوداؤد) 30

حضرت رقیہؓ کے اکلوتے بیٹے عبداللہؓ دوسال کی عمر میں چہرے پر مرغ کے چونچ مارنے سے زخمی ہو کر وفات پا گئے تھے نبی کریم ﷺ نے عبداللہ کا جنازہ خود پڑھایا۔(ابن سعد) 31

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں ان کے صاحبزادے حسنؓ وحسینؓ ہمراہ تھے۔حضرت فاطمہؓ ہنڈیا میں کچھ کھانا حضورؐ کے لئے لائی تھیں، وہ آپؐ کے سامنے رکھا۔آپؐ نے پوچھا ابوالحسنؓ یعنی حضرت علیؓ کہاں ہیں حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ گھر میں ہیں۔

حضورؐ نے ان کو بلا بھیجا اور پھر سب اہل بیت بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے کھانے سے فارغ ہو کر ان اہل بیت کے حق میں یہ دعا کی ''اے اللہ! جو ان اہل بیت کا دشمن ہو تو اس کا دشمن ہو جا اور جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھنا'' (ھیثمی) 32

حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے بھی نبی کریمؐ کو بہت محبت تھی۔حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کو دیکھا حضرت حسنؓ آپ کے کندھے پر تھے اور فرما رہے تھے اے اللہ ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔(بخاری) 33

ایک دفعہ رسول کریمؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ آ گئے انہوں نے سرخ قمیص پہنے تھے اور چلتے ہوئے ٹھوکریں کھا رہے تھے رسول کریمؐ منبر سے اتر آئے اور انکو اٹھا لیا، اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے۔میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے اور گرتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اپنی بات روک کر ان کو اٹھا لایا۔(ترمذی) 34

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں لیٹا ہوا تھا۔حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے پینے کیلئے کچھ مانگا۔حضورؐ اٹھے، ہمارے گھر میں ایک بکری تھی۔جس کا دودھ دوھا جا چکا تھا۔آپؐ اس کا دودھ

دوہنے لگے تو دوبارہ بکری کو دودھ اتر آیا۔ حسنؓ حضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے اُن کو پیچھے ہٹا دیا اور اُن کی بجائے حسینؓ کو دودھ دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ آپ کو زیادہ پیارا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ پہلے اس نے مانگا ہے۔ (ھیثمی) 35

دوسری روایت میں ذکر ہے کہ حسنؓ نے پہلے مانگا اور حسینؓ پہلے لینے کی ضد کرتے ہوئے رونے لگے تو نبی کریمؐ نے پہلے حسنؓ کو دیا اور حضرت فاطمہؓ کے سوال پر کہ یہ آپ کو زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا دونوں میرے لئے برابر ہیں۔ (مجمع الزوائد) 36

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نماز پڑھتے ہوئے جب سجدہ میں جاتے تھے تو بعض دفعہ حضرت حسنؓ آپؐ کی پشت یا گردن پر چڑھ جاتے۔ حضورؐ بہت نرمی سے ان کو پکڑ کر اُتارتے تا کہ گریں نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ حضرت حسنؓ کے ساتھ آپؐ جس طرح محبت سے پیش آتے ہیں ایسا سلوک کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے۔ فرمایا یہ دنیا سے میری خوشبو ہے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جو دوگرہوں میں صلح کروائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ سجدے کی حالت میں تھے کہ حسنؓ پشت پر آ کر بیٹھ گئے آپؐ نے اُن کو نہیں اتارا اور سجدے میں رہے یہاں تک کہ وہ خود اُترے۔ (احمد) 37

حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو فرزند عطا

فرمایا۔اس کا نام آپؐ نے ابراہیمؑ اپنے جدامجد کے نام پر رکھا۔حضورؐ کے نواسوں حسن وحسین سے بھی کم سن تھے۔آخری عمر کی اس اولاد سے آپ بے حد محبت فرماتے تھے۔

اس بچے کو پرورش کیلئے ام سیف کے سپرد کیا گیا۔نبی کریمؐ ان کے گھر گاہے بگاہے بچے سے ملاقات کرنے اور حال دریافت کرنے تشریف لے جاتے تھے۔ابراہیمؑ کو اپنی گود میں لے کر پیار کرتے۔اُسے چومتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔(بخاری)[38]

کم سنی میں اس بچے میں اعلیٰ صلاحیتوں کے جو ہر دیکھ کر آپؐ خوش ہوتے تھے۔رسول اللہؐ کا یہ جگر گوشہ 16 ماہ کی عمر میں اللہ کو پیارا ہوگیا۔اس کی وفات پر اس کی خداداد صلاحیتوں کے بارہ میں فرمایا کہ ’’اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔‘‘(ابن ماجہ)[39]

اس پیارے بیٹے کی جدائی پر آپؐ نے کمال شان صبر دکھائی۔ابراہیم کا جنازہ دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ایک صحابی نے عرض کیا حضورؐ آپ بھی روتے ہیں۔فرمایا یہ تو اولاد سے محبت کا جذبہ ہے کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہے مگر ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو اور اے ابراہیم سچی بات تو یہ ہے کہ تیری جدائی پر ہم بہت غمگین ہیں۔(بخاری)[40]

اتفاق سے صاحبزادہ ابراہیمؑ کی وفات پر سورج گرہن بھی ہوا۔لوگوں

نے کہنا شروع کر دیا کہ رسول اللہؐ کے اتنے عظیم الشان بیٹے کی وفات پر سورج بھی گہنا گیا ہے۔ رسول کریمؐ سے بڑھ کر صاحبزادہ ابراہیمؓ سے کسے محبت ہوسکتی تھی مگر آپؐ نے یہ حق بات کھول کر بیان فرما دی کہ چاند اور سورج اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔ کسی کی موت یا پیدائش پر ان کو گرہن نہیں لگا کرتا۔ البتہ اس نشان کو دیکھ اللہ سے ڈرتے ہوئے صدقہ وغیرہ دینا چاہئے۔ (بخاری) 41

الغرض نبی کریمؐ نے بحیثیت باپ اولاد سے حسن سلوک اور حسنِ تربیت کے لئے بہترین اور خوبصورت نمونہ پیش کیا ہے، جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

حوالہ جات

1 ابن ماجه کتاب الادب باب برالو الد

2 ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ418

3 بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامۃ بن زید

4 بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد و تقبیله

5 بخاری کتاب الھبه باب الاشھاد فی الھبه2398

6 ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب العمل فی الصلوۃ

7 الطبقات الکبری لابن سعدجلد8ص 36 مطبوعه بیروت

8 ابوداؤد کتاب الجھاد باب فی فداء الاسیر بالمال

9 تاریخ الصیغرامام بخاری زیر لفظ زینبؓ

10 الطبقات الکبریٰ جلد8ص 165مطبوعه بیروت

11 تاریخ الصغیر از امام بخاری زیر لفظ زینبؓ

12 البدایه والنھایه لابن اثیرجز3ص66مکتبۃ المعارف بیروت

13 بخاری کتاب النکاح باب شروط النکاح

14 السیره النبویه لابن ھشام ج2ص312مطبوعه بیوو

15 ابو داؤد کتاب الطلاق باب الی متی ترد علیه امراته اذا اسلم بعد ھا

16 کنزالعمال جلد6ص24,42مطبوعه بیروت

17 بخاری کتاب المغازی باب تسمیۃ من سمی اھل بدر

18 ابن ماجه کتاب الطھارۃ باب الرجل یستعین علی وضوئه383

19 سنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الجنا ئز باب سیاق اخبارعلی جواز البکاء بعد الموت

20 بخاری کتاب الجنائز باب یجعل الکا فور فی الاخیره

21 بخاری کتاب الوضو باب التیمن

22 مسند احمد جلد1ص335بیروت

23 مسند احمد جلد5ص 254مطبوعه مصر:21163

24 ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام:4540

25 بخاری کتاب الجهاد باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول اللہؐ

26 بخاری کتاب التفسیر سورة الکهف

27 ابن ماجه کتاب الجنائز باب ذکر وفاته و دفنه1620

28 بخاری کتاب الجنائزباب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء أهله1204

29 ابوداؤد کتاب الصلوة باب العمل فی الصلوة

30 ابو داؤد کتاب الخاتم ۔باب ماجا ء فی الذهب للنساء

31 الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد8ص36بیروت

32 مجمع الزوائد جلد9ص166مطبوعه بیروت

33 بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن

34 ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین

35 مجمع الزوائد جلد9ص169بیروت بحواله مسند احمد

36 مجمع الزوائد جلد9صفحه 171بیروت

37 مسند احمد بن حنبل جلد5ص37,38,

38 بخاری کتاب الجنائز باب قول النبیؐ ان بک لمحزونون

39 ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوة علی ابن رسول الله

40 بخاری کتاب الجنائز باب قول النبیؐ ان بک لمحزونون

41 بخاری کتاب الکسوف باب الصدقة فی الکسوف